سرکاری رپورٹ　　　　　　　　　　　　　　　　　　سترھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ یکم جولائی ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۴۱۹ ہجری بروز جمعرات

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۵
۲	وقفہ سوالات	۶
۳	رخصت کی درخواستیں	۳۰
۴	غیر سرکاری کارروائی۔ قراردادیں	۳۱
	(i) قرارداد نمبر ۶۸ منجانب مولانا نصیب اللہ ڈپٹی اسپیکر۔	۵۷
	(ii) قرارداد نمبر ۷۳ منجانب میر محمد عاصم کرد ایم پی اے۔	۵۸
	(iii) مشترکہ قرارداد نمبر ۷۴	٩١۴
	منجانب عبدالرحیم خان مندوخیل اور سردار محمد اختر مینگل	
۵	مشترکہ تحریک التواء نمبر ۷ پر عام بحث	۶۳
۶	گورنر کا حکم نامہ بابت برخواستگی اجلاس	۶۸

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا سترھواں اجلاس مورخہ یکم جولائی ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۴۱۹ ہجری بوقت ۱۱ بجکر ۳۵ منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی اسپیکر مولوی نصیب اللہ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓمٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

ترجمہ - یہ الف' لام' میم ہے' یہ کتاب الٰہی ہے' اس کے کتاب الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں' ہدایت ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لئے! ان لوگوں کے لئے جو غیب میں رہتے ایمان لائے' نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو بخشا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

جناب ڈپٹی اسپیکر: وقفہ سوالات سوال نمبر ۵۹۰ ڈاکٹر تارا چند صاحب دریافت فرمائیں۔

۵۹۰X ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے، کہ محکمہ مذکورہ سال ۱۹۹۸ء کے دوران کل کتنی اسکیمات چل رہی تھیں اور ان سے کون کون سے علاقوں کو پانی فراہم کیا جارہا ہے۔ نیز محکمہ مذکورہ نے کوئٹہ شہر میں پانی کی فراہمی کیلئے سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے بجٹ میں کس قدر رقم فراہم کی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

محکمہ پی۔ایچ۔ای کے ساتھ کل ۱۰۷ اسکیمیں ہیں مزید تحریر ہے کہ سال ۹۸ کے دوران ضلع کوئٹہ کے نواحی علاقوں میں جو اسکیمات چل رہی تھیں یا جن علاقوں کو پانی فراہم کیا گیا ان کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام اسکیم	
۱۔	واٹر سپلائی اسکیم	کلی لوڑ کاریز نزد سٹیلائٹ ٹاؤن
۲۔	//	کلی نیک محمد سریاب
۳۔	//	کاکڑ کالونی نزد سٹیلائٹ ٹاؤن
۴۔	//	بروچ کالونی
۵۔	//	مری تختانی ایسٹرن بائی پاس
۶۔	//	کلی غلام جان سریاب روڈ
۷۔	//	کلی کمالو سریاب روڈ
۸۔	//	کلی ہنگوئی سریاب روڈ
۹۔	//	کلی علی زئی سریاب روڈ
۱۰۔	//	کلی شاہنواز سریاب روڈ

۱۱۔	//	کلی محمد حسن زرد کشم
۱۲۔	//	میاں غنڈی مستونگ روڈ
۱۳۔	//	پنجپائی
۱۴۔	//	جیو جدید کرانی روڈ
۱۵۔	//	کیچی بیگ سریاب روڈ
۱۶۔	//	کلی حبیب سریاب روڈ
۱۷۔	//	قمبرانی I
۱۸۔	//	قمبرانی II
۱۹۔	//	پرکانی آباد سریاب روڈ
۲۰۔	//	ابراہیم زئی بروری روڈ
۲۱۔	//	حق آباد غریب آباد سریاب روڈ
۲۲۔	//	کلی سملی
۲۳۔	//	کلی چشمہ اچوزئی
۲۴۔	//	سمنگلی
۲۵۔	//	خیزئی I
۲۶۔	//	کلی گل محمد
۲۷۔	//	خروٹ آباد I
۲۸۔	//	ملیزئی ناصران
۲۹۔	//	ترین شہر
۳۰۔	//	شیخ ماندہ
۳۱۔	//	کچلاک I II IV

۳۲۔ // منجاس کلی

۳۳۔ // الماس کلی

۳۴۔ // کلی عمر

۳۵۔ // ناصران

۳۶۔ // نوا کلی

۳۷۔ // کلی حضرت گل

۳۸۔ // کلی کوتوال

۳۹۔ // کلی خلجی آباد

۴۰۔ // کلی میرانی آباد

۴۱۔ // کلی سرہ غوڑگئی

۴۲۔ // کلی کرک

۴۳۔ // کلی خانیزئی اغبرگ

(ب) اس ضمن میں تحریر ہے کہ کوئٹہ شہر میں پانی کی فراہمی کی ذمہ داری محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پر عائد نہیں ہوتی اسکا انتظام محکمہ B,Wasa کے سپرد ہے محکمہ PHE رورل علاقوں میں پانی فراہم کرتا ہے رورل علاقوں میں ۹۹-۱۹۹۸ء کے لئے جن اسکیمات کیلئے جو رقم مختص کی گئی ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔	منصوبہ آبنوشی	سریاب مل کالونی کوئٹہ	۹،۵۲،۰۰۰ روپے
۲۔	//	کلی سمال آباد شیخ ماندہ کوئٹہ	۷،۹۳،۰۰۰ //
۳۔	//	کلی خالق آباد کوئٹہ	۵،۰۰،۰۰۰ //

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال نمبر ۲۰۸ عبدالرحیم خان مندوخیل۔

X ۲۰۸ عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۷ سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں / اداروں کے بشمول وزیر کن کن آفیسران اور اہلکاران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ ان آفیسران اور اہلکاران کے نام وعہدہ فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بمعہ تاریخ الاٹمنٹ اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ گاڑی (POL) و مرمت پر آمدہ اخراجات کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ:

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہاں جو وزیر صاحب نے گاڑیوں کا ذکر کیا ہے اس کے علاوہ بھی ان کے پاس گاڑیاں ہیں۔

اسد بلوچ وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جو تفصیل دی ہے اس کے علاوہ گاڑیاں نہیں ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: کیو اے ایف نمبر سات ہزار آٹھ سو اکیس اور پندرہ سو بہتر یہ آپ کے پاس ہیں؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جو جواب میں ہم نے کہا ہے ہمارے پاس یہ گاڑیاں ہیں جو ریکارڈ میں ہے اس کے علاوہ نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال نمبر ۶۲۷ عبدالرحیم خان مندوخیل۔

X۶۲۷ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں / اداروں میں جاری نئے و مرمت اور دیگر اسکیموں / پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟ نیز ترقیاتی وغیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ اسکیم / پروجیکٹ اور ضلع وار تفصیل کیا ہے؟۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ ہر اسکیم / پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ، تاریخ

اشتہار ٹینڈر بمعہ نام ٹھیکیدار (اگر ہوں) اور اس کام پر اب تک تنخواہوں اور دیگر اداشدہ رقم کی تفصیل کیا ہے۔ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام/اسکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جسقدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مالی سال ۹۸-۱۹۹۷ء کے دوران شروع کیے گئے محکمہ متعلقہ کے جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیم/پراجیکٹ تکمیل کے کس مرحلے میں ہیں؟ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

مسٹر اسد بلوچ وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

اس معاملے میں عرض ہے کہ سوال ہذا انتہائی ضخیم ہے کہ اس کا جواب بنانے کیلئے طویل مدت درکار ہے۔ ذیلی اداروں سے تفصیل طلب کی گئی ہے۔ تاکہ مکمل جواب تیار کیا جاسکے جوں ہی معلومات حاصل ہوں گی۔ ایوان کے سامنے پیش کردی جائیں گی۔ جناب اس کا جواب محکمہ نے تفصیل سے نہیں بنایا ہے اس کو مؤخر کردیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اسکا جواب محکمہ نے تفصیل سے نہیں بنایا ہے اسکو مؤخر کردیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال کو مؤخر کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال عبدالرحیم خان مندوخیل۔

۲۶۱X عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال محکمہ متعلقہ میں جن مختلف آسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں ان تمام اسامیوں کی تفصیل بمعہ گریڈ مطلوبہ ضلع رہائش، تعلیمی تکنیکی و دیگر تربیتی کورس مطلوبہ اہلیت تاریخ اشتہار بمعہ نام اخبار کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ اسامیوں پر بھرتی کے لئے وقت مقررہ کے اندر یا بعد میں درخواست دہندہ امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، پتہ، ضلع رہائش تاریخ درخواست مطلوبہ تعلیمی قابلیت تکنیکی و دیگر کورسز نیز تاریخ ومقام انٹرویو کنندہ کمیٹی کی ریمارکس کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال محکمہ متعلقہ میں جن مختلف آسامیوں پر بھرتی کردہ امیدواروں کے

نام بمعہ ولدیت پتہ، ضلع رہائش، تاریخ درخواست، تعلیمی اہلیت محکمانہ ودیگر تربیتی کورسز کی تفصیل، نیز تاریخ انٹرویو حاکم/انٹرویو کنندہ کمیٹی تاریخ بھرتی گریڈ اور حاکم بھرتی کنندہ کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

مسٹر اسد بلوچ وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب کوئی ضمنی نہیں ہے۔ اگلا سوال سردار سترام سنگھ دریافت فرمائیں۔

x ۴۴ ۔سردار سترام سنگھ:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

سال ۹۸-۱۹۷ اور ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران ایم۔پی۔اے (M.P.A) حضرات کو کتنی مالیت کی کس قدر اسکیمیں کہاں کہاں دی گئی ہیں، تفصیل دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کوئی ضمنی نہیں ہے۔

x ۴۵ ۔سردار سترام سنگھ:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

۳۰ جون ۱۹۹۸ء تا مئی ۱۹۹۹ء کے دوران محکمہ متعلقہ میں گریڈ ۱۶ تک کس قدر بھرتیاں ہوئی ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	ضلع	کیفیت
۱۔	دوست محمد ولد حاجی محمد امین	سینئر کلرک	۷	ضلع خضدار	بذریعہ اخبار مشتہر کیا چیف انجینئر سا وتھ گیا اور انکے بعد بھرتیاں عمل لائی گئی۔

۲۔	ناصر علی ولد محمد عیسیٰ	=	۷	ـ	
۳۔	محمد اختر ولد عبدالرشید	اسسٹنٹ	=	ـ	روزنامہ مشرق اور روزنامہ انتخاب مورخہ
۴۔	عبدالرشید ولد عبدالرحمن	=	=	ـ	۹۸-۱۰-۶ کو مشتہر ہوئی
۵۔	نعمت اللہ ولد نذیر احمد	ٹریسر	۵	ـ	
۶۔	طارق محمود ولد عبدالکریم	ڈرافٹسمین	۱۱	ـ	
۷۔	سکندر علی ولد محمد عمر	//	۱۱	ـ	
۸۔	سلطان محمد ولد نواز احمد	ہیڈ ولر	۱	پی۔ایچ۔ای۔ڈی نصیر آباد	امیدوار کے والد کی فوتگی کی صورت میں تقرری عمل میں لائی گئی۔
۹۔	دین محمد ولد پیر محمد	جونیئر کلرک	۵	چیف انجینئر نارتھ پی۔ایچ۔ای۔ڈی	
۱۰۔	ارباب خان ولد عبدالرزاق	ہیڈ ولر	۱	پی۔ایچ۔ای ڈویژن نصیر آباد	امیدوار کے والد کی فوتگی کی صورت میں تقرری عمل میں عمل میں لائی گئی

جناب ڈپٹی اسپیکر: کوئی ضمنی نہیں ہے۔ اگلا سوال میر محمد اسلم گچکی دریافت فرمائیں۔

x۵۳۷ میر محمد اسلم گچکی:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ دوست ہے کہ محکمہ ہذا میں دیگر محکمہ جات سے SDO اور XEN بطور مستعار Deputation پر لئے گئے ہیں۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ایسے تمام XEN اور SDO کے نام معہ اصل محکمہ جات اور تعلیمی قابلیت کیا ہے اور اس وقت کہاں تعینات ہیں۔ تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

محکمہ ہذا میں دو ملازم محکمہ صنعت وحرفت اور سی اینڈ ڈبلیو سے لئے گئے ہیں درج ذیل افراد محکمہ ہذا میں (Deputation) پر ہیں، جن کے نام وکوائف درج ذیل ہیں۔

نام	محکمہ	تعلیمی قابلیت	جائے تعیناتی
ڈاکٹر سعید احمد بلوچ	صنعت وحرفت بلوچستان	گریجویٹ پیٹرولیم ایم۔ ایس۔ سی	ایکسین پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن کوئٹہ
احمد جان بلوچ	سی اینڈ ڈبلیو	گریجویٹ سول انجینئر	اسسٹنٹ انجینئر ای اینڈ ایم ڈویژن II کوئٹہ

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جی ہاں منسلک ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے دریافت فرمائیں۔

میر محمد اسلم بھوتانی: جناب اس میں ہے ڈاکٹر سعید احمد بلوچ کو ڈیپوٹیشن پر لیا گیا ہے انڈسٹری سے ہے ان کی تعلیمی قابلیت گریجویٹ پیٹرولیم ہے۔ ایم ایس سی حالانکہ یہ پوسٹ سول انجینئر بہت ہیں کیوں آپ نے اسے تعینات کیا ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اس کی ضرورت محسوس کی گئی اس لئے لائے ہیں یہ پی ایچ ڈی ہیں یہاں اس کا کام ہوتا ہے اس لئے بلایا ہے۔

میر محمد اسلم بھوتانی: جناب جب ڈیپوٹیشن سے یہ ہوتا ہے کہ اس نے دو پوسٹ خالی ہوتے ہیں کیوں نہ آپ اپنے محکمے سے لیا؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: کیونکہ ہمارے اپنے محکمے کی انجینئر ڈیپوٹیشن پر گئے ہوئے ہیں آسامی خالی تھی۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب ان کے محکمے میں کئی انجینئر بے کار بیٹھے ہوئے ہیں جن کو او ایس ڈی رکھا گیا ہے ایک شخص جس کا تعلق صنعت سے ہے اس کو اسی جگہ پر لانے کا کیا تعلق ہے دوسرا احمد جان بلوچ جس کا تعلق سی اینڈ ڈبلیو سے ہے اس سپرینٹنڈنٹ انجینئر میکینکل کوئٹہ کیوں رکھا گیا ہے اس کو اپنے محکمے میں کیوں پوسٹ نہیں دی گئی ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں نے پہلے کہا ہے کہ ہمارے محکمے سے کچھ دوسرے محکمے میں گئے ہوئے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ جیسا کہ او ایس ڈی کا بتا رہے ہیں اس کے لئے فریش سوال کریں تو ہم جواب دیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل: اگر ان میں قابلیت نہیں ہے تو ان کو او ایس ڈی کیوں رکھا گیا ہے وجوہات کیا ہیں کیا تمام کے خلاف انکوئریاں ہیں او ایس ڈی کتنے ہیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: او ایس ڈی ہیں انکے خلاف انکوائری ہے۔

سردار اختر مینگل: فریش کیوسچن نہیں جناب اسپیکر سوال کا جواب اسی سے ہے کہ ان کو کیا ان کی قابلیت اتنی نہیں ہے تو اس کو OSD رکھنے کا فائدہ کیا ہے ان کو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تنخواہ دینے کا مطلب کیا ہے لوگوں کا اتنا بڑا سرمایہ ضائع کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب ہم نے اس لئے کہا ہے کہ آپ کو محکمے کے بارے میں پتہ نہیں۔ کچھ ایسے بندے ہیں ان کے خلاف انکوائریاں ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: تو تمام OSD جو آپ کے بیٹھے ہوئے ہیں ان کے خلاف انکوائریاں ہیں۔

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): تمام کا مقصد آپ کا جناب اسپیکر صاحب کتنے ہیں۔ بہت بندے ہیں ہمارے۔

سردار محمد اختر مینگل: OSD کتنے ہیں اس وقت آپ کے پاس۔

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): دو ہیں جناب۔

سردار محمد اختر مینگل: دونوں کے خلاف انکوائریاں چل رہی ہیں۔

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جی ہاں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اگلا سوال ہے مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب دریافت فرمائیں۔

۶۰۹ X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب:

کیا وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جلائی ۱۹۹۷ء سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں/اداروں کے بشمول وزیر کن کن آفیسران اور اہلکاران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں ان آفیسران اور اہلکاران کے نام و عہدہ فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بمعہ تاریخ الاٹمنٹ اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تاحال مذکورہ ہر گاڑی کے (POL) و مرمت پر آمدہ اخراجات کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر ملازمتہاء و امور انتظامیہ

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اس میں پہلا سوال میرا یہ ہے کہ یہاں منسٹر صاحب PHE کے نام پر دو گاڑیاں ہیں یہ صحیح ہے QAE 1572 QAE 7821 صحیح ہے۔

سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر ملازمتہاء و امور انتظامیہ): جناب اسپیکر ہمارے ریکارڈ کے مطابق ان کے نام پر ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہیں

سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر ملازمتہاٗ و امور انتظامیہ): جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: صحیح ہے اب یہ آپ دیکھیں نمبر ۱۵ پر نمبر ۷ پر نمبر ۱۸ پر یعنی پانچ لاکھ پینتالیس ہزار خرچہ ہمارے سینئر وزیر صاحب کے صرف ریپئر کا اور پھر ہمارے ہیلتھ منسٹر صاحب کے ریپئر کا پانچ لاکھ پندرہ ہزار ہے اور پھر ہمارے ایکسائز منسٹر صاحب کے ریپئر کا چھ لاکھ اور اس کے ساتھ منسٹر

ریونیو کا چھ لاکھ چالیس ہزار باقی یہ تین لاکھ والے پر تو ہم نے شکر کر دیا یہ ریپئر تین لاکھ اور پھر میں ذرا منسٹر صاحب Please معافی چاہتا ہوں ایسے ہی آپ کی توجہ دلا رہا ہوں۔ ہاں یہ بات صحیح ہے بالکل صحیح ہے آپ نے کہا یہ ہمارا چیف منسٹر صاحب پھر اس کا جواب دیں گے اور پھر ۸۰ پر ایک اینوبس اس کے تیل کا خرچہ ۶ لاکھ ۳۱ ہزار آٹھ سو ہے۔ بہت زیادہ خرچہ اس کی آپ نے انکوائری کی ہے۔ بحیثیت منسٹر کے بحیثیت انچارج کے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی انکوائری ہوئی ہے۔

سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ): جناب والا جہاں تک گاڑیوں کی ریپئر کا سوال ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں نے صرف نشاندہی کی ریپئر اور پیٹرول۔

سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ): جناب اسپیکر صاحب تو اس میں آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان میں بہت دور دراز علاقہ ہے اور گاڑیاں بہت پرانی ہیں دس دس سال پرانی گاڑیاں ہیں آج کل Maintenance کا خرچہ جو ہے وہ بہت زیادہ ریپئر کا اور فیول کا بھی خرچہ زیادہ ہوتا ہے سفر لمبے ہیں وزراء صاحبان کے دورے ہوتے ہیں اس وجہ سے اخراجات بڑھ گئے ہیں حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے سال کے مقابلے میں کم ہو گئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یعنی آپ بحیثیت گورنمنٹ اس سے مطمئن ہے کہ اتنا جو خرچہ ہے ریپئر کا اور اتنا خرچہ تیل کا گاڑیوں پر جو آپ کر رہے ہیں یہ صحیح ہے۔

سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ): جہاں تک اس قدر بے دریغ خرچ ہے اس پر میں مطمئن نہیں ہوں میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کیونکہ گاڑیاں ناقابل استعمال ہو چکی ہیں اور Un Economical ہے چل نہیں سکتی ہیں اس لئے لاکھوں روپے ان پر خرچ ہوتے ہیں یہ کیبنٹ میں بھی سوال اٹھایا گیا تھا کہ گاڑیاں چلنے کے قابل نہیں رہی ہیں اور اسی لئے ہمیں یہ جوابات دینے پڑتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اچھا یہ ناقابل استعمال گاڑیوں کا اتنا خرچہ ہے جناب تو آپ اس پر ایک انکوائری کمیٹی اسمبلی کی منتخب کیا جائے۔

سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر ملازمتہاۓ وامورانتظامیہ): یہ تو پرانی گاڑیاں ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں آپ۔ یہ جو میں نے حوالہ دیا مختلف گاڑیوں کا یہ پرانی گاڑیاں یعنی بڑے خراب حالت میں ہیں ان پر اتنا خرچہ ہوا ہے اس کیلئے آپ تیار ہونگے کہ اسمبلی کے ایک انکوائری کمیٹی بن جائے۔

سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر ملازمتہاۓ وامورانتظامیہ): جناب اسپیکر میں اس میں یہی عرض کیا کہ گاڑیاں پرانی ہیں چل رہی ہیں لیکن اتنے لمبے سفر ہیں یہاں سے کوئی مکران تک جاتا ہے کوئی ژوب تک جاتا ہے کوئی نصیر آباد تک جاتا ہے بیلہ تک جاتا ہے تو اتنے لمبے سفر میں گاڑیوں میں ریپئر کا خرچ نہیں کرتے ہیں اور اس وقت مہنگائی میں لیکن اگر ممبر صاحب مطمئن نہیں ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا کہ اس پر کمیٹی بٹھا کر اس میں دیکھا جائے کہ یہ خرچے صحیح ہوئے ہیں یا غلط ہوئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو میں چیف منسٹر سے ریکویسٹ کرونگا جناب کہ ان کی ایک انکوائری کمیٹی بنائی جائے جس میں اپوزیشن کے لوگ بھی ہوں تاکہ یہ گاڑیوں کا جو خرچہ ریپئر کا پٹرول اور تیل اور اس سے اندازہ لگایا جائے کہ کون لوگ اس میں شامل ہیں وزیر ملازمتہاۓ وامورانتظامیہ۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی نہیں ہے۔ اگلا سوال نمبر ۶۲۹ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل۔

X

کیا وزیر ملازمتہاۓ وامورانتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

مالی سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں/اداروں میں جاری نئے ومرمت اور دیگر اسکیموں/پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

نیز ترقیاتی وغیر ترقیاتی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔

وزیر ملازمتہاء و امور انتظامیہ:

مالی سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے سالانہ غیر ترقیاتی بجٹ میں محکمہ ہذا نے سیکریٹریٹ بلاکوں/رہائشی کالونیوں اور دوسرے سرکاری بنگلوں کی مرمت؍ مینٹیننس کے لئے مختص مبلغ ؍=۱۵،۰۰۰،۰۰۰ کی رقم محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے حوالے کردی ہے۔ یہ رقم بتوسط و منظوری مجوزہ کمیٹی برائے مرمت خرچ کی جارہی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کوئی ضمنی نہیں ہے۔ اگلا سوال نمبر ۲۸۲ عبدالرحیم خان صاحب۔

کیا وزیر ملازمتہاً و امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دستور پاکستان کے دفعہ ۱۹۸ کے تحت سبی میں بلوچستان ہائیکورٹ کے ایک بینچ کا قیام عمل میں لانا ضروری تھا۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو آئین کے مذکورہ دفعہ پر آج تک عمل درآمد کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟

سردار محمد صالح بھوتانی وزیر ملازمتہاً و امور انتظامیہ:

جی ہاں۔ حکومت بلوچستان سبی ہائی کورٹ بینچ قائم کرنے میں بہت سنجیدہ ہے۔ ماضی میں سبی میں مناسب جگہ نہ ہونے کے باعث یہ بینچ قائم نہ ہوسکا۔ حکومت بلوچستان کے مطابق یہ آئینی ضرورت وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ البتہ اگر مزید بینچ درکار ہوں تو صوبائی کابینہ کے مشورے سے گورنر صوبائی حکومت کو بینچ قائم کرنے کیلئے کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس بینچ کے قائم کرنے میں زمین، اخراجات، اسٹاف جیسے مسائل درپیش ہیں اس لئے حکومت بلوچستان نے باقی صوبوں سے رابطہ کیا ہے کہ وہاں آئینی ضرورت کے تحت قائم ہونے والے بینچ کس طریقہ سے قائم ہوئے ہیں۔ گورنر بلوچستان نے بھی اس ضمن میں وفاقی حکومت سے رابطہ کیا ہے۔ جلد از جلد اس معاملہ پر معلومات حاصل ہونے کے بعد پیشرفت ہوگی حکومت بلوچستان نے اپنے طور پر ۱۱۰ ایکڑ اراضی برائے قیام ہائی کورٹ بلڈنگ پہلے ہی مختص کردی ہے۔ اور بلڈنگ کا PC-I بھی تیار کرلیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کوئی ضمنی نہیں ہے۔ سوال نمبر ۲۹۳ ڈاکٹر تاراچند صاحب۔

۶۹۳x ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

محکمہ متعلقہ کے زیر اختیار کل کتنی رہائش گاہیں، بنگلے ہیں اور یہ کن کن وزراء، سرکاری آفیسران کو کب سے الاٹ کی گئی ہیں نیز ان رہائش گاہوں / بنگلوں کی مرمت اور آرائش پر مالی سال ۹۸-۱۹۹۷ء اور ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران کل کس قدر رقم خرچ کی گئی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ:

جواب ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ ضمنی کوئی سوال ہے ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر تارا چند: نہیں جناب اسپیکر ویسے آج کل اچھی روایت قائم ہوئی ہے کہ اجلاس شروع ہونے سے پہلے منسٹر صاحبان اپوزیشن کے ارکان کو مطمئن کر لیتے ہیں تو مہربانی کچھ منسٹر صاحبان نے ہمیں مطمئن کر لیا ہے ابھی انتظار میں ہیں کہ ان کا وہ رزلٹ کب نکلتا ہے اس لئے کوئی ضمنی کیوسچن نہیں کر سکتا۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار ستر ام سنگھ سوال نمبر ۷۴۰۔

۷۴۰x سردار ستر ام سنگھ:

کیا وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے بجٹ میں محکمہ کے مختلف شعبہ جات کیلئے کل کس قدر رقم رکھی گئی تھی۔

نیز یہ رقم کہاں کہاں اور کیسے خرچ کی گئی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ: محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم و نسق حکومت بلوچستان

۱) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ بجٹ میں محکمہ ہذا کو سیکرٹریٹ بلاکوں / رہائشی کالونیوں اور دوسرے سرکاری بنگلوں کی مرمت اور مینٹیننس کیلئے کل رقم مبلغ /۱۵،۰۰۰،۰۰۰ (ایک کروڑ پچاس لاکھ) مختص کی گئی تھی جو کہ محکمہ ہذا نے مذکورہ رقم کو محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے حوالے کر دیا ہے جو بتوسط منظوری مجوزہ کمیٹی برائے مرمت خرچ کی جارہی ہے۔

۲) مالی سال ۹۸-۱۹۹۷ء کے سالانہ بجٹ میں ایس اینڈ جی اے ڈی منسٹر ہیڈ، بلوچستان ہاؤس اسلام آباد اور وی آئی پی فلیٹس کیلئے مختص رقم اور اخراجات کی شعبہ وار تفصیل ذیل ہے۔

شعبہ	مختص رقم	اخراجات ۹۹-۶-۲۴ تک
تنخواہ اور الاونسز	۳۳,۳۲۸,۰۰۰/= روپے	۳۲,۱۳۸,۰۰۰/=
گاڑیوں کی مرمت کیلئے	۲,۵۳۹,۰۰۰/= //	۴,۱۷۷,۹۹۳/=
سفرخرچ کیلئے	۱,۷۰۰,۰۰۰/= //	۱,۳۰۰,۰۰۰/=
پیٹرول کیلئے	۳,۸۲۵,۰۰۰/= //	۳,۷۵۷,۱۵۶/=
ٹیلی فون کیلئے	۲,۵۰۰,۰۰۰/= //	۱,۸۰۰,۶۰۰/=
وی، وی آئی پی	۵,۰۸۷,۰۰۰/= //	۴,۸۰۰,۰۰۰/=
نیپا کورس	۱,۵۰۰,۰۰۰/= //	۱,۲۳۲,۹۰۰/=
متفرقات	۷,۰۱۶,۱۵۸/= //	۶,۰۳۵,۰۰۰/=
کل رقم	۶۹,۵۱۵,۱۵۸/=	۶۵,۴۷۱,۶۴۹=

منسٹر ہیڈ

شعبہ	مختص رقم	اخراجات
تنخواہ اور الاونسز کے لئے	۲۳,۳۲۸,۵۳۳/=	۲۱,۶۲۸,۵۳۳/=
گاڑیوں کی مرمت کیلئے	۲,۷۹۹,۰۷۰/=	۲,۷۰۰,۰۰۰/=
سفرخرچ کیلئے	۱,۷۰۰,۰۰۰/=	۱,۵۰۰,۰۰۰/=
پیٹرول کیلئے	۲,۷۰۰,۰۰۰/=	۲,۵۵۵,۵۶۴/=
ٹیلیفون کیلئے	۵,۰۰۰,۰۰۰/=	۳,۵۲۶,۵۴۹/=
گیس کیلئے	۱,۱۰۰,۰۰۰/=	۶۱۱,۰۵۰/=
بجلی کیلئے	۲,۳۱۰,۲۵۶/=	۱,۰۵۵,۸۰۷/=

متفرقات	۳,۵۱۷,۷۳۵/=	۳,۲۰۰,۵۳۰/=
کل رقم	۴۴,۵۵۵,۲۰۴/=	۸۴,۹۷۸,۰۴۴/=

بلوچستان ہاؤس اسلام آباد

شعبہ	مختص رقم	اخراجات ۹۹-۶-۲۴ تک
تنخواہ اور الاؤنسز کیلئے۔	۳,۱۴۲,۲۰۰/= روپے	۳,۱۰۰,۰۰۰/=
گاڑیوں کی مرمت کیلئے	۸۰۰,۰۰۰/= روپے	۵۲۴,۶۷۳/=
پیٹرول کیلئے	۱,۱۹۳,۰۰۰/= روپے	۱,۰۰۵,۹۵۲/=
ٹیلیفون کیلئے	۱,۵۰۰,۰۰۰/= روپے	۱,۳۰۹,۰۴۴/=
بجلی کیلئے	۷,۴۰۰,۰۰۰/= روپے	۷,۳۲۸,۵۸۶/=
گیس کیلئے	۱,۰۰۰,۰۰۰/= روپے	۷۴۶,۷۳۲/=
متفرقات	۴۲۷,۹۹۱/= روپے	۴۳۲,۰۰۰/=
کل رقم	۱۵,۴۶۳,۱۹۱/=	۱۴,۵۲۶,۹۶۷/=

وی۔آئی۔پی فلیٹس

تنخواہ اور الاؤنسز کیلئے	۹۲۳,۳۰۰/=	۹۱۸,۰۰۰/=
ٹیلی فون کیلئے	۱۰۰,۰۰۰/=	۸۵,۰۰۰/=
گیس کیلئے	۳۰۰,۰۰۰/=	۲۲۰,۰۰۰/=
بجلی کیلئے	۳۰۰,۰۰۰/=	۲۰۰,۰۰۰/=
متفرقات	۳۵,۰۰۰/=	۳۰,۰۰۰/=
کل رقم	۱,۶۶۸,۳۰۰/=	۱,۳۶۳,۰۰۰/=

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی جناب جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سردار ستر ام سنگھ: جناب اسپیکر میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں جج نمبر ۱۹ پر متفرقات ۰۷ لاکھ ۱۶ ہزار ایک سو ۵۸ روپے (۷٫۰۱۶٫۱۵۸) رکھے گئے ہیں اس کی کوئی تفصیل نہیں ہے یہ کس مدات میں خرچ کئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: متفرقات میں کونسے کونسے مدات ہیں یہ سوال ہے۔

سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر ملازمتہائے وامور انتظامیہ): جناب والا یہ متفرقات جو ہیں محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم ونسق پر جو ہے اس میں مرمت مشینری، فرنیچر کی مرمت، اور گیس، بجلی، اسٹیشنری، چھپائی، وردیوں اور اس کے علاوہ منسٹر ہیڈ میں ہیں وہ مشینری، فونز ہیں فرنیچر ہیں چھپائی، اخبارات، وردی یہ ساری تفصیل ممبر صاحب کہیں تو میں ان کو بالکل دے دونگا کیونکہ یہ سوال میں نہیں ہے۔مسلک یہ میری معلومات کیلئے ہیں ممبر صاحب کو میں ایک ایک روپے کا حساب انشاء اللہ پہنچا کے دے دونگا۔جس طرح وہ مطمئن ہو سکے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب آپ کا جو اسلام آباد ہاؤس ہے اس پر اتنا خرچہ ہے ایک کروڑ چون لاکھ اور اس کے علاوہ جو اس کی عمارت ہے تو اس میں ہمارے صوبے سے زیادہ سے زیادہ ایک آدمی سروس میں ہیں وہ بہت کم کیا آپ اس کی تصحیح کریں گے؟

سردار محمد صالح بھوتانی وزیر: جناب بلوچستان ہاؤس کے لئے ابھی بھی ویٹر اور کچھ چھوٹی پوسٹیں تھیں بلوچستان کے لئے تھے ان کی پرائرٹی دے کر بھیجا اور یقین کریں کہ وہ پندرہ دن میں واپس آگئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: پہلے سے وہاں ایک آفیسر تھے لیکن آپ نے ان کو وہاں سے ہٹا دیا ہے۔

سردار محمد صالح بھوتانی وزیر: پہلے سے ایک آفیسر ابراہیم صاحب تھے اس کو وقتی طور پر وہاں سے ہٹایا ہے کیونکہ ان کے خلاف وہاں پر کافی شکایات تھیں ان کا Misbehaviour تھا یہاں سے ہمارے ڈپٹی سیکریٹری گئے تھے ایس او جی۔اور ڈی او جی ان کے ساتھ بھی اس نے اچھا سلوک نہیں کیا ان وجوہات کی بنا پر اس کو ٹرانسفر کیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بچے وہاں زیر تعلیم ہیں تو میں سمجھتا ہوں اس کو ہم

واپس دوبارہ بھجوادیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں وزیر صاحب کو نشاندہی کروں گا کہ جو لوگ Mis behave کرتے ہیں تمام ہاؤس کے ممبران کو معلوم ہے جتنی وہاں زیادتی کرتے ہیں وہ وہاں بیٹھے ہوتے ہیں اور جونسا معقول ہو وہ صوبے کا ایک آدمی ہو یا دو یہ جو ہے آپ مہربانی کریں دیکھیں۔

سردار محمد صالح بھوتانی: جناب میں آپ کے توسط سے ممبر صاحب سے درخواست کروں گا کہ جو بھی وہاں ایسا کوئی اور شخص ہے جس نے misbehave کیا ہے وہ بتادیں ہم ان کے خلاف بھی ایکشن لیں گے۔

پرنس موسیٰ جان: جناب اسپیکر صاحب وہ رہیں کہ وہاں بدتمیزی کرتے ہیں یہ جو موجودہ بیٹھے ہوئے ہیں انکا ریکارڈ دیکھیں مولوی صاحبان سے زیادہ شریف آدمی کوئی نہیں ہے اس کو انہوں نے پیٹا ہے۔ سلیم کھوسہ صاحب نے اس کو پیٹا ہے سب ممبران نے اس کو پیٹا ہے۔ جناب اگر بدتمیزی کی بات ہے تو وہی انچارج آج بھی وہاں بیٹھا ہوا ہے میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ کسی ممبران کو بلوچستان کی کوئی گاڑی ان کو فراہم نہیں ہوتی ہے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے پوچھتا ہوں کہ بلوچستان ہاؤس کیلئے جو کروڑوں روپے دے جاتے ہیں یہ سب وزیروں کیلئے ان کی عیاشیوں کیلئے یا ایم این اے جو وہاں جاتے ہیں آپ جائیں تو وہ کہتے ہیں ایم پی اے کیلئے کوئی گاڑی نہیں ہے وزیر اعلیٰ صاحب کا آرڈر ہے کہ صرف وزیروں کو گاڑی دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ کیا کہنا چاہیں گے۔

پرنس موسیٰ جان: جناب میں خود وہاں گیا ہوں مجھے انہوں نے گاڑی نہیں دیا ہے میں خود آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ان کو جواب دیں۔

سردار محمد صالح بھوتانی وزیر: جناب میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ گاڑیاں جتنی وہاں پر ہیں سب کو سہولت دی جاتی ہے ایم پی اے صاحبان کا بھی خیال رکھا جاتا ہے جہاں تک گاڑیوں کا تعلق ہے وہاں پر گاڑیاں بہت کم ہیں اور گاڑیاں وہاں پر نیلام کردی گئی ہیں اور ممبر کا خیال رکھا جاتا ہے لیکن میں یہ